

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة الانعام

① آیات	② پارہ نمبر	③ رکوع	④ کی/مدنی	⑤ ترتیب نزولی	⑥ ترتیب مصحف
165	7/8	20	مکی	55	06
⑦ کلمات	⑧ حروف	⑨ منزل	⑩ سجدے	⑪ نقطے	⑫ سورت کی قسم
3049	12571	02	0	6144	سبع من الطوال

## ⑬ شان نزول

اس سورت کے شان نزول میں کچھ بھی ثابت نہیں۔

## ⑭ زمانہ نزول

رسول اللہ ﷺ کے قیام مکہ کے آخری دور میں عین ہجرت سے پہلے غالباً 13 نبوی میں سورة الانعام اور سورة الاعراف نازل ہوئیں۔ اس سورت میں تیرہ سال کی دعوت کا خلاصہ، آخری الٹی میٹم کے ساتھ آگیا ہے۔

قرآنی سورتوں کا نظم جلی: 106

## ⑮ گزشتہ سورت سے ربط

سورة المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کا تذکرہ کیا اور یہ باور کروایا کہ حلال و حرام کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جبکہ اس سورت میں خود سے حلال و حرام قرار دینے والوں کا رد کیا اور ساتھ ساتھ ان کے اخروی انجام کا تذکرہ فرمایا:

سورة المائدہ کے آخر میں رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ

(سورة المائدہ: 120)

اور ظاہر گناہ کو چھوڑ دو اور اس کے چھپے کو بھی، بے شک جو لوگ گناہ کھاتے ہیں عنقریب انھیں اس کا بدلہ دیا جائے گا، جس کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ’خالق اور مالک‘ کو بیان کیا جبکہ اس سورت کے ابتدا، وسط اور آخر میں ان صفات کی تفصیل بیان فرمائیں۔

سورة المائدة میں یہود و نصاریٰ کے شرک اور غلط نظریات کا ذکر تھا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے عقائد و نظریات کو بیان کیا ہے۔

### ⑩ مختلف نام

سورة الانعام سورة محاجة المشركين سورة التي تذكر فيها الانعام  
التحرير والتنوير: 121/8، الوقف الابتداء: 629/2

”الانعام“ کے معنی ”جانور اور مویشی“ کے ہیں۔ مشرکین عرب نے مویشیوں کی حلت و حرمت کے بارے میں انوکھے عقائد و نظریات ایجاد کر رکھے تھے۔ اس سورت میں ان کے باطل عقائد کی تردید کی گئی ہے۔ نیز لفظ ”انعام“ بھی تکرار سے ذکر ہوا ہے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام ”سورة الانعام“ ہے۔

### ⑪ فضیلت و اہمیت

#### ① سورة الانعام کا سیکھنا بڑے عالم ہونے کی دلیل:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَخَذَ السَّبْعَ الْأَوَّلَ فَهُوَ حَبْرٌ

جس شخص نے قرآن کی ابتدائی سات سورتیں سیکھ لیں وہ عالم ہے۔

مسند احمد: 501/40 (24443) قال الارنوط: اسنادہ حسن

علامہ البانی فرماتے ہیں وہ سات سورتیں یہ ہیں:

① سورة البقرة ② سورة آل عمران ③ سورة النساء ④ سورة المائدة ⑤ سورة الانعام

⑥ سورة الاعراف ⑦ سورة التوبة

السلسلة الاحاديث الصحيحة: 2305

#### ② سورة الانعام ان سورتوں میں سے ہے، جو تورات اور زبور کی جگہ نازل کی گئی:

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُعْطِيَتْ مَكَانَ التَّوْرَةِ السَّبْعَ، وَأُعْطِيَتْ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِائِينَ، وَأُعْطِيَتْ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ  
الْمِائِي، وَفُضِّلَتْ بِالْمُفْصَلِ

مجھے تورات کی جگہ سات (بڑی) سورتیں عطا کی گئیں، زبور کی جگہ سو آیتوں والی سورت عطا کی  
گئیں، انجیل کی جگہ مثنیٰ عطا کی گئیں اور مجھے مفصلات کے ساتھ فضیلت دی گئی۔

مسند احمد: 188/28 (16982) قال الارنوط: اسنادہ حسن

### ③ سورة الانعام قرآن کی افاضل سورتوں میں سے ہے:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الْأَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْآنِ

سورة الانعام قرآن کی بہترین سورتوں میں سے ہے۔

سنن الدارمی: 3444، قال حسين سليم: اسنادہ جيد

### ④ سورة الانعام تورات کی ابتدا:

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَاتِحَةُ التَّوْرَةِ الْأَنْعَامُ، وَخَاتِمَتُهَا هُودُ

تورات کی ابتدا سورة الانعام اور اختتام سورة هود ہے۔

سنن الدارمی: 3445، قال حسين سليم: اسنادہ صحيح

### ⑤ سورة الانعام پڑھنے سے مشرکوں کے احوال کا آنکھوں دیکھا حال:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ، فَأَقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ، {قَدْ خَسِرَ  
الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ} إِلَى قَوْلِهِ {قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ}

اگر تم کو عرب کی جہالت معلوم کرنا اچھا لگے تو سورة الانعام میں ایک سو تیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں  
پڑھ لو ”یقیناً وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے اپنی اولاد کو نادانی سے مار ڈالا“ سے لے کر ”وہ گمراہ ہیں  
، راہ پانے والے نہیں“ تک۔

صحيح البخارى: قبل الحديث: 3524

### ⑮ سورت کا مقصد

- ① اس سورت میں رب تعالیٰ نے اپنے کمالات اور صفات کا تذکرہ کیا ہے تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی صحیح اور حقیقی معرفت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ معرفت الہی سب سے بڑا کام ہونے کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں انسان کے لیے سودمند ثابت ہوتا ہے۔
- ② شرک کی اقسام، شرک کی قباحتیں اور دنیوی و اخروی زندگی میں شرک کے خطرناک نتائج ذکر کیے تاکہ لوگ شرک سے باز رہ سکیں۔
- ③ مزید یہ کہ نبی کریم اور مشرکوں کے دین میں بنیادی فرق واضح کیے اور بان کیا کہ ان تمام کے تمام عقائد و نظریات بلا دلیل ہیں جو کہ عقلاً اور شرعاً کسی صورت بھی دین نہیں بن سکتا۔
- ④ اس سورت میں ہر مشرک اور متبوع سے مناظرے اور گفتگو کا سلیقہ بیان کیا گیا ہے۔
- ⑤ اور اسی سورت مبارکہ میں رب تعالیٰ نے ان لوگوں کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنے رب کی معرفت حاصل کی اور رب تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔
- ⑥ دنیائے کائنات میں بسنے والے لوگوں کو کفر و شرک کی دلدل سے نکال کر ملت ابراہیمی پر گامزن ہونے کا حکم۔

## ①۹ مرکزی مضمون

شرک اور اس کی مختلف قسموں کا بیان۔

## ②۰ سورت کے خصائص و امتیازات

- ① ترتیب مصحف کے اعتبار سے سورۃ الانعام پہلی مکی سورت ہے۔
- ② سورۃ الانعام ساری کی ساری یک بارگی میں نازل کی گئی۔
- ③ تمام مکی سورتوں میں سورۃ الاعراف کے بعد سورۃ الانعام لمی سورت ہے۔
- ④ سورۃ الانعام سب سے لمبی سورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے خلاف عقیدہ توحید بیان کیا ہے۔
- ⑤ اس سورت کی زیادہ تر آیات عقیدہ توحید بیان کرتی ہیں۔
- ⑥ لفظ ”الانعام“ پورے قرآن میں سب سے زیادہ مرتبہ سورۃ الانعام میں ذکر ہوا ہے۔ اور یہ کل سات (7) مرتبہ مذکور ہے۔



④ لفظ ”قل“ پورے قرآن میں سب سے زیادہ مرتبہ سورۃ الانعام میں ذکر ہوا ہے۔ اور یہ کل چوالیس (44) مرتبہ مذکور ہے۔

⑧ سورۃ الانعام واحد سورت ہے جس میں عرب کے جاہلیت کے مکمل احوال کا احاطہ کیا گیا ہے۔  
 ⑨ پورے قرآن مجید میں کل پچیس (25) رسولوں کے نام ہیں۔ سورۃ الانعام واحد ایسی سورت جس کی چار آیات ہی میں اٹھارہ (18) رسولوں کے نام ہیں۔ اور وہ آیات یہ ہیں: آیت: 83/86  
 ⑩ سورۃ الانعام میں وہ دس وصیتیں موجود ہیں جو سابقہ تمام الہامی کتب میں بھی موجود تھیں۔  
 آیت: 151/153

⑪ سورۃ الانعام ان سات سورتوں میں شامل ہیں جن کے نام حیوانوں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ وہ سات سورتیں یہ ہیں:

① سورۃ البقرۃ ② سورۃ الانعام ③ سورۃ النحل ④ سورۃ النمل ⑤ سورۃ العنکبوت  
 ⑥ سورۃ العادیات ⑦ سورۃ الفیل

## ②۱ سورۃ الانعام کے علمی پہلو

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: زندگی میں محض توحید کا عقیدہ بنالینا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ زندگی اس توحید کے مطابق گزارنا بھی ضروری ہے۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: توحید باری تعالیٰ کو سمجھنا بہت آسان ہے، کیونکہ توحید عقل انسانی کے عین مطابق ہے۔ جب کہ شرک کسی بھی اعتبار سے سمجھ سے بالاتر ہے۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے کئی سارے انبیائے کرام ﷺ کو مبعوث فرمایا، اپنے پیغام کی صورت میں آسمانی کتب نازل فرمائیں اور ہمیں نصیحت حاصل کرنے کے لیے سابقہ امم کے قصے بیان کیے۔ یہ سارا کچھ محض ہماری تربیت کے لیے ہے۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ (الانعام: 2)

وہی ہے جس نے تمہیں حقیر مٹی سے پیدا کیا۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: اللہ تعالیٰ انسان کے پوشیدگی اور اعلانیہ کیے ہوئے تمام کے تمام

اعمال کو باخوبی جانتا ہے:

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ  
(الانعام: 3)

اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی اللہ ہے، تمہارے چھپے اور تمہارے کھلے کو جانتا ہے اور جانتا ہے جو تم کما تے ہو۔

❁ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: استغفار مصیبتوں اور پریشانیوں کو مٹانے کے لیے سب سے مؤثر عمل ہے، کیونکہ مصیبتیں اور پریشانیاں گناہوں کے سبب نازل ہوتی ہیں:

فَأَهْلَكْنَا هُمْ بِذُنُوبِهِمْ (الانعام: 6)

پھر ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔

❁ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ تمسخر انسان کو ہلاک کر دینے والا عمل ہے:

وَلَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ  
يَسْتَهْزِئُونَ (الانعام: 10)

اور بلاشبہ یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، تو ان لوگوں کو جنہوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا، اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

❁ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: انسان نیکی اور بھلائی کا کوئی کام محض اپنی کاوش سے نہیں کر سکتا، ہر کام نیکی کے کام میں توفیق الہی کا ہونا ضروری ہے، تبھی جا کر انسان کوئی نیک کام کر سکتا ہے:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بَخِيرٌ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (الانعام: 17)

اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

❁ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: اللہ اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہماری تمام تر کاوشوں سے بالا ہیں:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (الانعام: 18)

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔

❁ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: انسان زندگی گزارتے ہوئے جنت بھی بوجھ اٹھاتا، ان تمام

بوجھوں میں سب سے بڑا اور وزنی بوجھ گناہوں کا بوجھ ہے، جس کا وزن کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا:

وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ إِلَّا سَاءَ مَا يَزِرُونَ (الانعام: 31)

اور وہ اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ سن لو! برا ہے جو وہ بوجھ اٹھائیں گے۔

❁ سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: زندگی میں دنیوی کاموں میں سے کوئی کام نہ ہو تو پریشان نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ دنیا اور اس میں موجود تمام کام عارضی ہیں، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

(الانعام: 32)

اور دنیا کی زندگی کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھرانہ لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں، تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

❁ سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: مشکلات اور مصیبتیں ہر شخص کی زندگی کا حصہ ہیں، ان سے کسی کو بھی چھٹکارا نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ کے برگزیدہ انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا رہا:

وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَاصْبِرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأَوْدُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمُ نَصْرُنَا

(الانعام: 34)

اور بلاشبہ یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے اس پر صبر کیا کہ وہ جھٹلائے گئے اور ایداد دیے گئے، یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی۔

❁ سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: دنیا میں تنگ دستی اور تکلیف آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی کہ انسان اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اختیار کرنے والا بن جائے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ

يَتَضَرَّعُونَ (الانعام: 42)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی امتوں کی طرف رسول بھیجے، پھر انھیں تنگ دستی اور تکلیف کے ساتھ پکڑا، تاکہ وہ عاجزی کریں۔

❁ سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کے تحت ہر شخص کو برائی سے روکنا چاہیے، اگرچہ وہ ہمارا سب سے قریبی شخص ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ نصیحت کے اس عمل میں حسن اخلاق کا مظاہرہ ضروری ہے۔ جیسا کہ رب تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت کا تذکرہ فرمایا:



وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَدْرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (الانعام: 74)

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے؟ بے شک میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: جو غیب ہو جائے، وہ کبھی معبود نہیں بن سکتا:

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ (الانعام: 76)

تو جب اس پر رات چھا گئی تو اس نے ایک ستارہ دیکھا، کہنے لگا یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ غروب ہو گیا تو اس نے کہا میں غروب ہونے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: دنیا میں اس وقت تک کبھی بھی امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ دنیا سے کفر و شرک ختم نہ ہو جائے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ (الانعام: 82)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملا یا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: شرک بلا تخصیص تمام اعمال صالحہ کو برباد کر دیتا ہے، اگرچہ شرک کرنے والا کوئی بہت بڑا بندہ ہی کیوں نہ ہو، اس کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الانعام: 88)

اور اگر یہ لوگ شریک بناتے تو یقیناً ان سے ضائع ہو جاتا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

✽ سورۃ الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ: زیادہ لوگوں کا کسی ایک معاملہ میں جمع ہو جانا حق پر ہونے کی دلیل نہیں ہے:

وَإِنْ تُطِيعُوا أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ خِضْلٌ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ (الانعام: 116)

اور اگر تو ان لوگوں میں سے اکثر کا کہنا مانے جو زمین میں ہیں تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا



دیں گے، وہ تو گمان کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ اٹکل دوڑاتے ہیں۔

❁ **سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ:** اللہ کے ہاں آپ کی قدر و منزلت آپ کے نیک اعمال کے سبب ہے، انسان کے جس قدر نیک اعمال زیادہ ہوں گے، اسی قدر آپ کا مقام و مرتبہ اللہ کے ہاں زیادہ ہوگا:

**وَلِكُلِّ دَرَجَاتٍ مِّمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ (الانعام: 132)**

اور ہر ایک کے لیے مختلف درجے ہیں، ان اعمال کی وجہ سے جو انھوں نے کیے اور تیرا رب اس سے ہر گز بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

❁ **سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ:** یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طاقت سے بڑھ کر اسے کسی چیز کا مکلف نہیں ٹھہراتا:

**لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (الانعام: 152)**

ہم کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔

❁ **سورة الانعام ہمیں درس دیتی ہے کہ:** جس قدر انسان کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ مضبوط ہوگا، اسی قدر اس پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگا:

**وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام: 155)**

اور یہ عظیم کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی ہے، پس اس کی پیروی کرو اور نجات پاؤ، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

## ❁ سورة الانعام کے عملی پہلو

❁ **ہمیں چاہیے کہ:** اللہ کے علاوہ کسی بھی اعتبار سے کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جانوروں کے بارے میں وہ عقائد نہ رکھیں جو مشرکین مکہ کے نظریات تھے۔

❁ **ہمیں چاہیے کہ:** کثرت سے رب تعالیٰ کا ذکر کیجئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر و شکر کرنا سب سے بڑی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔

**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (الانعام: 1)**

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔

❁ **ہمیں چاہیے کہ:** جس طرح ہم ظاہر بہتر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ویسے ہی اپنی تنہائیوں کو پاک

کیجئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کے ساتھ ساتھ تنہائیوں میں کیے گئے اعمال کو بھی جانتا ہے:

**يَعْلَمُ سِرُّكُمْ وَجَهْرُكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ (الانعام: 3)**

تمہارے چھپے اور تمہارے کھلے کو جانتا ہے اور جانتا ہے جو تم کماتے ہو۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: سابقہ امتوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیجئے، ان کی تباہی و ہلاکت کے اسباب کا جائزہ لیں اور ان سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ان کی روش پر نہ چلیں:

**أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ (الانعام: 6)**

کیا انھوں نے نہیں دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنے زمانوں کے لوگ ہلاک کر دیے، جنہیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو تمہیں نہیں دیا اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش برسائی اور ہم نے نہریں بنائیں، جو ان کے نیچے سے بہتی تھیں، پھر ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسرے زمانے کے لوگ پیدا کر دیے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: ہمارے سامنے جب بھی قرآن وحدیث کی بات کی جائے، تو کبھی بھی ان کا مزاق نہ اڑائیں، کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ تباہی کا ذریعہ بھی ہے:

**وَلَقَدْ اسْتَهْزَءَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (الانعام: 10)**

اور بلاشبہ یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، تو ان لوگوں کو جنھوں نے ان میں سے مذاق اڑایا تھا، اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

کبھی کبھی ایسی جگہوں کی سیر کیجئے جہاں رب تعالیٰ نے عذاب بھیج کر لوگوں کو نیست و نابود کیا ہو:

**قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (الانعام: 11)**

کہہ دے زمین میں چلو، پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا؟

✽ ہمیں چاہیے کہ: ہم جب بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و معصیت کا ارتکاب کرنے کا سوچیں تو فوراً رب

تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہم گناہوں سے باز رہ سکیں:

**قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (الانعام: 15)**

کہہ دے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بنائیں کیونکہ وہ قیامت کے دن ہمارے کسی بھی کام نہیں آسکتے:

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا آيُنَ شُرَكَائِكُمْ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ (الانعام: 22,23)

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے، پھر ہم ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے شریک بنائے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جنہیں تم گمان کرتے تھے۔ پھر ان کا فریب اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ کہیں گے اللہ کی قسم! جو ہمارا رب ہے، ہم شریک بنانے والے نہ تھے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: قبل اس سے کہ قیامت کا دن قائم ہو، دنیوی زندگی کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر لیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دن ہم خواہش کریں کہ ایک بار پر ہمیں دنیا میں بھیجا جائے اور ہم نیک اعمال کر سکیں:

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وَقَفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبُ بآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (الانعام: 27)

اور کاش! تو دیکھے جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے اے کاش! ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔  
✽ ہمیں چاہیے کہ: دنیا کو اپنا ہم اور غم نہ بنائیں، کیونکہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (الانعام: 32)

اور دنیا کی زندگی کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں، تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: ساری زندگی کے لیے عہد کر لیں کہ قرآن مجید کی کسی آیت اور احادیث صحیحہ میں سے کبھی ایک روایت کو بھی نہیں جھٹلائیں گے:



وَلَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كَذَّبُوا وَآوَدُوا (الانعام: 34)

اور بلاشبہ یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے اس پر صبر کیا کہ وہ جھٹلائے گئے اور ایذا دیے گئے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: ظاہری دنیا کے حصول کو رب کی رضا نہ سمجھ لیں، کیونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہوتا ہے اس پر بھی رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ البتہ ایسے آدمی کے لیے آخرت میں عذاب تیار کیا گیا ہے:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ (الانعام: 44)

پھر جب وہ اس کو بھول گئے جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کے ساتھ خوش ہو گئے جو انھیں دی گئی تھیں، ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا تو اچانک وہ ناامید تھے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: کاہنوں اور نجومیوں کی باتوں کی تصدیق نہ کریں، کیونکہ وہ علم غیب سے واقف نہیں۔ اور غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے محبوب پیغمبر ﷺ کو بھی عطا نہیں فرمایا تو کاہنوں اور نجومیوں کو کیسے یہ علم مل سکتا ہے؟

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنِّي أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ (الانعام: 50)

کہہ دے میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں تو فرشتہ ہوں، میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہہ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سبب ہمیشہ رب تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے رہیں:

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ (الانعام: 53)

کیا اللہ شکر کرنے والوں کو زیادہ جاننے والا نہیں؟

✽ ہمیں چاہیے کہ: دو جھگڑا کرنے والے بھائیوں، دوستوں، خاندانوں اور جماعتوں کے درمیان صلح

کی کوشش کیجئے، کیونکہ شیطان کا سب سے بڑا کام لوگوں کو تفرقہ میں ڈالنا ہے:

أَوَلَيْسَ كُمُ شَيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضُكُمُ بَأْسَ بَعْضٍ (الانعام: 65)

یا تمہیں مختلف گروہ بنا کر گتھم گتھا کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کامزہ) چکھائے۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: گمراہ، بے مقصد لوگوں اور اہل باطل کی مجالس میں بیٹھنے سے کلی اجتناب کریں:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ  
وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

(الانعام: 68)

اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات کے بارے میں (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان

سے کنارہ کر، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر کبھی شیطان تجھے

ضرور ہی بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دین پر ثابت قدمی کی دعا کرتے رہیں کیونکہ شیطان ہر وقت

انسان کو بھٹکانے کی کوشش میں رہتا ہے وہ انسان کے لیے گناہوں اور معصیت کے کاموں کو خوشنما

بنادیتا ہے ایسے فتنے سے بچنے کے لیے باری تعالیٰ سے دعا ہی انسان کو بچا سکتی ہے:

قُلْ أَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُكْرُؤُ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا

اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى

الْهُدَىٰ ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأُمْرُنَا لِنُؤْمِلَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

(الانعام: 71)

کہہ دے کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ ہمیں نقصان دے اور ہم اپنی

ایڑیوں پر پھیر دیے جائیں، اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے، اس شخص کی طرح جسے

شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا، اس حال میں کہ حیران ہے، اسی کے کچھ ساتھی ہیں جو اسے

سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دے بے شک اللہ کا بتایا ہوا

راستہ ہی اصل راستہ ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے فرماں بردار بن

جائیں۔

✽ ہمیں چاہیے کہ: اپنے اندر جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سی صفات پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، جنہوں



نے اپنی ساری زندگی رب کی بندگی میں گزارتے ہوئے مختلف قسم کے لوگوں کو مختلف طریقوں سے دعوت دین دی:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آذَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ  
(الانعام: 74)

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے؟ بے شک میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔  
✽ ہمیں چاہیے کہ: کسی بھی کسی کے فقط ظاہر پر کلی اعتبار نہ کریں کیونکہ ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا نہیں ہوتی، جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے طرز عمل کو رب تعالیٰ نے بیان فرمایا:

فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ (الانعام: 77)

پھر جب اس نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا، کہا یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ غروب ہو گیا تو اس نے کہا یقیناً اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی تو بلاشبہ میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔  
✽ ہمیں چاہیے کہ: انبیائے کرام علیہم السلام کی اقتدا کریں:

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِهِ (الانعام: 90)

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، سو تو ان کی ہدایت کی پیروی کر  
✽ ہمیں چاہیے کہ: کبھی بھی ایسی بات کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کریں جو حقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو کیونکہ اس کے دنیوی اور اخروی عذاباں انتہائی سخت ہیں:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (الانعام: 93)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا کہے میری طرف وحی کی گئی ہے، حالانکہ اس کی طرف کوئی چیز وحی نہیں کی گئی اور جو کہے میں (بھی) ضرور اس جیسا نازل کروں گا جو اللہ نے نازل کیا۔ اور کاش! تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے



اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں، نکالو اپنی جانیں، آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا، اس کے بدلے جو تم اللہ پر ناحق (باتیں) کہتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔  
 ❀ ہمیں چاہیے کہ: قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھام لیں اور کسی کے قول و عمل کے ساتھ انہیں تبدیل نہ کریں:

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ  
 (الانعام: 106)

اس کی پیروی کر جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے وحی کی گئی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر۔  
 ❀ ہمیں چاہیے کہ: کافروں کے معبودوں کو بُرا بھلا نہ کہیں، کیونکہ اگر آپ ان کے معبودوں کو بُرا بھلا کہیں گے تو وہ آپ کے الہ کو بُرا کہیں گے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ  
 (الانعام: 108)

وہ انہیں گالی نہ دو جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، پس وہ زیادتی کرتے ہوئے کچھ جانے بغیر اللہ کو گالی دیں گے۔  
 ❀ ہمیں چاہیے کہ: ہر وہ چیز کھائیں جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ غیر اللہ کے نام پر یا غیر اللہ کے حکم پر ذبح کیے گئے ذبیحہ کو نہ کھائیں:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (الانعام: 121)

اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور بلاشبہ یہ یقیناً سراسر نافرمانی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ضرور باتیں ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو بلاشبہ تم یقیناً مشرک ہو۔

❀ ہمیں چاہیے کہ: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ اسلام کے لیے ہمارا سینہ کھول دے:  
 فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَثَمَاءٍ يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا

### يُؤْمِنُونَ (الانعام: 125)

تو وہ شخص جسے اللہ چاہتا ہے کہ اسے ہدایت دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ اسے گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ، نہایت گھٹا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے، اسی طرح اللہ ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔  
 \* ہمیں چاہیے کہ: قرآن مجید کو مضبوطی سے تھام لیں، اس کی ہر ہر نصیحت پر عمل کریں اور اپنی زندگی قرآن کے تابع کر لیجئے۔ کیونکہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنا رب تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے:

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الانعام: 155)

اور یہ عظیم کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بڑی برکت والی، پس اس کی پیروی کرو اور بچ جاؤ، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

\* ہمیں چاہیے کہ: اپنی نماز، قربانی، زندگی اور موت ہر چیز اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیں:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الانعام: 162)

کہہ دے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔

### 23) سورت کا خلاصہ

سورة الانعام کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ سے مناظرہ مجادلہ والا انداز اختیار فرمایا۔ پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اور نبی کریم ﷺ کی دعوت کا ذکر کیا۔ پھر توحید کے بیان سے شرک کی تردید فرمائی۔ پھر مجرم اور مغرور قیادت کے مکرو فریب کا تذکرہ کیا۔ پھر قریش میں موجود بدعات کا تذکرہ کر کے توحید تشریع کی وضاحت فرمائی۔ آخر میں خلاصہ دعوت توحید بیان کر کے شرک کا رد فرمایا۔